بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

رسول کریم ﷺ کی محبت تمام انسانوں کی محبت سے زیادہ ہونی چاہئے کیونکہ خدا تعالیٰ تک اب رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ سے ہی پہنچا جاسکتا ہے۔ آپ کے حکموں پر عمل کرکے اور آپ کی سنت پر چل کر ہی خدا تعالیٰ تک پہنچا جاسکتا ہے دعاؤں کی قبولیت اور انجام بخیر ہونے کا وسیلہ اب آپ ﷺ ہی ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا کے محبوب بننے کے واسطے رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہی ایک راہ ہے اور کوئی دوسری راہ نہیں کہ تم کو خدا سے ملادے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 ستمبر 2019 بمقام جلسہ گاہ ہالینڈ، نن سپیٹ ،

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ہالینڈ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور کئی سال بعد مجھے بھی اللہ تعالیٰ توفیق دے رہا ہے کہ آپ کے جلسہ میں شامل ہُوں۔ گزشتہ چند سالوں میں ہالینڈ میں جماعت کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ بہت سے لوگ پاکستان سے ہجرت کر کے آئے ہیں۔ کچھ نئے لوگ بھی جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔ بہرحال دنیا کی دوسری جماعتوں کی طرح ہالینڈ کی جماعت بھی ترقی کر رہی ہے۔ نئے سینٹرز بنے ہیں اور مسجد بھی تعمیر ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یاد رکھیں یہ تعداد میں اضافہ یا مشن اور سینٹرز بنانا یا مسجد تعمیر کرنا اُسی وقت فائدہ دیتا ہے جب ان کے مقاصد کو پورا کیا جائے۔ پس یہاں رہنے والے ہر احمدی کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ دیکھے اور تلاش کرے کہ وہ کیا مقاصد ہیں جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر پورے کرنے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ پچھلے چند سالوں میں بہت سے احمدی ہجرت کر کے یہاں آئے ہیں۔ کیوں ہجرت کر کے آئے ہیں؟ اس لئے کہ خاص طور پر پاکستان میں احمدیوں کو مذہبی آزادی نہیں ہے۔ احمدیوں کو مذہب کے نام پر تنگ کیا جاتا ہے۔ ان کے حقوق سلب کئے جاتے ہیں۔ مسجدیں بنانا تو ایک طرف لوگوں کی تربیت کے لئے جلسے اور اجتماع کرنے سے بھی روکا جاتا ہے بلکہ گھروں میں بھی قانون کی رو سے ہم نمازیں نہیں پڑھ سکتے۔ عید قربان پر ہم جانوروں کی قربانی نہیں کر سکتے۔ قانون اس کی اجازت نہیں دیتا۔ مقدمے ہو جاتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو جو اِن پابندیوں سے آزاد ہو کر یہاں زندگی گزار رہا ہے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اپنی روحانی علمی اور اخلاقی حالت کو بہتر کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق نہیں اگر ہم نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پہلے سے بڑھ کر پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کے اظہار پہلے سے بڑھ کر ہم سے ظاہر نہیں ہو رہے تو اس آزادی کا کیا فائدہ ہے؟ ان جلسوں میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ مساجد کی تعمیر کا کیا فائدہ ہے؟ حقیقی فائدہ تو ہمیں اس آزادی کا تبھی ہوگا جب ہم بیعت کا حق ادا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ جلسہ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے اور اپنی بیعت میں آنے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ

کریم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔

پس بڑا واضح ارشاد ہے کہ میری بیعت میں آ کر صرف زبانی دعوے تک نہ رہو بلکہ مخلصین میں شامل ہو جاؤ اور اخلاص اور وفا میں اس وقت ترقی ہو سکتی ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سب محبتوں سے بڑھ کر ہو۔ اس لئے شرائط بیعت میں بھی آپ نے یہ شرط رکھی ہے کہ بیعت کرنے والا قال اللہ اور قال الرسول کو ہر معاملے میں دستور العمل قرار دے گا۔ پس یہ جلسے اس لئے منعقد کئے جاتے ہیں تا کہ بار بار ہمیں اس بات کی یاددہانی ہوتی رہے کہ ہماری بیعت کا مقصد کیا ہے یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ دنیا کی محبت بالکل نکل جائے اور اللہ اور اس کے رسول کی محبت اس پر غالب آ جائے اس کے لئے بڑی جدوجہد کی ضرورت ہے اور جب ہم نے عہد بیعت کیا ہے تو یہ جدوجہد کرنی چاہئے اور کرنی پڑے گی۔

پھر جس بات کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے توجہ دلائی ہے وہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت۔ آپ نے واضح فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تمام انسانوں کی محبت سے زیادہ ہونی چاہئے کیونکہ خدا تعالیٰ تک اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہی پہنچا جا سکتا ہے۔ آپ کے حکموں پر عمل کر کے اور آپ کی سنت پر چل کر ہی خدا تعالیٰ تک پہنچا جا سکتا ہے۔ دعاؤں کی قبولیت اور انجام بخیر ہونے کا وسیلہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ خدا کے محبوب بننے کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی ایک راہ ہے اور کوئی دوسری راہ نہیں کہ تم کو خدا سے ملا دے۔ انسان کا مدعا صرف اس ایک واحد لاشریک خدا کی تلاش ہونا چاہئے یہی مقصد ہونا چاہئے کہ ہم نے صرف واحد اور لاشریک خدا کی تلاش کرنی ہے کسی اور چیز کی تلاش نہیں کرنی کسی اور کو اللہ کے مقابلے پر کھڑا نہیں کرنا۔ فرمایا شرک اور بدعت سے اجتناب کرنا چاہئے رسوم کا تابع اور ہوا و ہوس کا مطیع نہیں بننا چاہئے فرمایا دیکھو میں پھر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی راہ کے سوا اور کسی طرح انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔

پھر فرمایا اپنے اندر حالت انقطاع پیدا کرو یعنی ایسی حالت پیدا کرو جو دنیا کے لہو ولعب اور چکا چوند سے تمہیں علیحدہ کر دے۔ تمہارا ہر عمل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے تابع ہو جائے یقیناً دنیا کمانا اور دنیا کے کام اور کاروبار کرنا یہ منع نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہی ان کا حکم دیا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم بھی کاروبار کرتے تھے تجارتیں کرتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت ان پر غالب تھی اور وہ ہر وقت اس فکر میں رہتے تھے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے حق بھی ادا کرنے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکموں کی پیروی بھی کرنی ہے۔ انہیں یہ فکر ہوتی تھی کہ ہم سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جائے جس سے ہمارا محبوب ہم سے ناراض ہو۔

حضور انور نے فرمایا: جلسے کے روحانی ماحول سے فیض اٹھانے کے لئے اور اپنی عملی حالتوں میں بہتری لانے کے لئے ہی ہم ان تین دنوں کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ پس یہ ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے اور یہی ہماری سوچ ہونی چاہئے کہ ہمارے یہاں تین دن جمع ہونے کا مقصد کیا ہے یہی کہ اس روحانی ماحول سے فیض اٹھائیں اپنی عملی حالتوں میں بہتری لانے کی کوشش کریں اور اپنی برائیوں کو دور کریں ذکر الٰہی اور استغفار کی طرف ہم توجہ دیں۔ عقلمندی کا تقاضا تو یہی ہے کہ ان تین دنوں کو ایک ٹریننگ کیمپ کے طور پر سمجھا جائے اور ہماری عملی حالتوں میں جو کمیاں ہو گئی ہیں انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا: جلسے کا مقصد ایمان اور یقین میں ترقی ہے۔ معرفت میں بڑھنا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ دنیاوی میلوں کی طرح کا میلہ نہیں ہے کہ ہم اکٹھے ہو گئے اور شور وغل کر دیا اور جمع ہو گئے اور اپنی تعداد ظاہر کر دی یہ کوئی مقصد نہیں ہے۔ پس جلسے پر آنے والے ہر شخص کو مرد کو بھی عورت کو بھی جوان کو بھی بوڑھے کو بھی اس طرف توجہ رکھنی چاہئے کہ اس کا ایمان اور یقین اور معرفت بڑھے تا کہ خدا اور

اس کے رسول کی محبت میں اضافہ ہو۔ ہمیں یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہم صرف رونق کے لئے ایک جگہ جمع ہو گئے ہیں اور ادھر ادھر کی باتیں کرنے میں وقت گزار کر ہم چلے جائیں۔ اگر یہ سوچ ہے تو جلسے پر آنا بے فائدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نیکیوں کے بجالانے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نیکی کو محض اس لئے کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو اور اس کی رضا حاصل ہو اور اس کے حکم کی تعمیل ہو قطع نظر اس کے کہ اس پر ثواب ہو یا نہ ہو۔ پس یہ ہے حقیقی محبت کا فلسفہ کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہم اس کے حکموں پر عمل کریں جس میں عبادتیں بھی شامل ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق بھی شامل ہیں۔ اور ان حکموں پر عمل اس لئے نہیں کرنا کہ اس کے بدلے میں خدا تعالیٰ ہمیں اجر دے گا۔ فرمایا کہ اگرچہ یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ کہ اللہ تعالیٰ محسنوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا۔ مگر نیکی کرنے والے کو اجر مدّنظر رکھنا نہیں چاہئے۔ پس حقیقی نیکی یہی ہے کہ بغیر کسی لالچ کے یا انعام کے کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ضرور اس نیکی کا بدلہ دیتا ہے پس جب ہمارا خدا ایسا سلوک ہم سے کرتا ہے تو ہماری یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ اس کی رضا کے لئے ہم ان تمام باتوں پر عمل کریں جن کے کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اور ان تمام برائیوں سے بچیں جن سے بچنے کا ہمیں اس نے ہمیں حکم دیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا ان ملکوں میں آکر ہمیں اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ بعض دفعہ کشائش نیکیوں کے کرنے میں روک بن جاتی ہے۔ حالات بہتر ہوتے ہیں تو آدمی بھول جاتا ہے اپنے ماضی کو۔ ہم سمجھتے ہیں کہ فلاں دنیاوی کام اگر ہم نے نہ کیا تو ہمیں نقصان ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ رزق دینے والا میں ہوں۔

پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرف ہمیں توجہ دلائی کہ اس حقیقت کو سمجھو کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبت ذاتی سے رنگین ہو کر کی جائے یہ اصل چیز ہے۔ جب ذاتی محبت سے عبادت ہوگی تو دنیاوی غرضیں سب ختم ہو جائیں گی۔ پھر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی حقیقت ظاہر ہوگی اور جب دنیاوی غرضیں ختم ہو جائیں گی تو خدا پھر ایسے ایسے ذرائع سے رزق دے گا کہ انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا ۝ وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے کوئی نہ کوئی ایسی راہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اسے رزق آنے کا خیال بھی نہیں ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

خوشحالی کا اصول تقویٰ ہے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اور ان کو دوسروں کے آگے ہاتھ پسارنے سے محفوظ رکھتا ہے۔ میرا تو اعتقاد ہے کہ اگر ایک آدمی بخدا اور سچا متقی ہو تو اس کی سات پشت تک بھی خدا رحمت اور برکت کا ہاتھ رکھتا ہے سوائے اس کے کہ خود کوئی بدقسمتی سے اپنے ایسے اعمال کرلے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم ہو جائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ انسان کو چاہئے کہ ساری کمندوں کو جلا دے اور صرف محبت الٰہی ہی کی کمند کو باقی رہنے دو۔ سچ ہے کہ جو خدا کا ہو جاتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ ایسے بنو کہ تم پر خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمت کے آثار نازل ہوں۔ فرماتے ہیں وہ شخص جس کا عمر پانے سے مقصد صرف ورلی دنیا کے لذائذ اور حظوظ ہیں اس کی عمر کیا فائدہ بخش ہو سکتی ہے۔ وہ تو اپنی عمر کا مقصد صرف عمدہ کھانے کھانے اور نیند بھر کے سونے اور بیوی بچوں اور عمدہ مکان یا گھوڑے وغیرہ رکھنے یا عمدہ باغات یا فصل پر ہی ختم کرتا ہے۔ ایسا شخص اللہ تعالیٰ کا بندہ نہیں ہے اور اس کی عبادت کرنے والا نہیں ہے بلکہ بندہ کہلا ہی نہیں سکتا بلکہ وہ تو صرف اپنی ذاتی اغراض کی عبادت کر رہا ہے۔ فرمایا اس نے تو اپنا مقصود و مطلوب اور معبود صرف خواہشات نفسانی اور لذائذ حیوانی کو ہی بنایا ہوا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے انسان کے سلسلہ پیدائش کی علت غائی صرف اپنی عبادت رکھی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ۔ اور میں نے انسانوں اور جنوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس حصر کر دیا ہے کہ صرف اور صرف عبادت الٰہی مقصد ہونا

چاہئے اور صرف اس غرض کے لئے سارا کارخانہ بنایا گیا ہے۔ برخلاف اس کے اَور ہی اَور ارادے اور اَور ہی اَور خواہشات ہیں۔

حضورانور نے فرمایا: پس یہ باتیں ہمیں غور اور فکر میں ڈالنے والی ہونی چاہئیں کہ کس طرح ہم اپنی زندگی کو حاصل کرنے والے بنیں۔ صرف اس ورلی زندگی کی فکر نہ کریں۔ ہماری سوچیں ہماری محنت صرف اس دنیا کو حاصل کرنے میں صرف نہ ہو جائے بلکہ ہم اپنی زندگی کے اصل مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لانے والے ہوں۔ ان ملکوں میں آ کر ہم اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کی عبادت کا حق ادا کرنے والے بنیں۔ ہمارے ارادے اور ہماری خواہشات اَور ہی اَور نہ ہوں بلکہ ہم اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے والے بنتے ہوئے اپنی پیدائش کا حق ادا کرنے والے بنیں اور اس زمانے میں جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے اس کو پورا کرنے والے بنیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہو گئی ہیں اور عالم آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ ومراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ بھروسہ اسے دنیاوی اسباب پر ہے یہ یقین اور بھروسہ ہرگز اس کو خدا تعالیٰ اور عالم آخرت پر نہیں ہے۔ زبانوں پر کچھ اور ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ فرمایا کہ یہود میں خدا کی محبت ٹھنڈی ہو گئی تھی تو مسیح آیا تھا اور اب میرے زمانے میں بھی یہی حالت ہے۔ سو میں بھی بھیجا گیا ہوں کہ ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔

حضورانور نے فرمایا: پس آج ہمارا کام ہے کہ آپ کی بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے جہاں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی محبت میں بڑھائیں ،توحید کو اپنے دلوں میں راسخ کریں، خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے مقابلے میں دنیا اور اس کی آسائشوں کو پس پشت کریں وہاں اپنے اندر ان پاک تبدیلیوں کے ساتھ اس معاشرے کو بھی خدا تعالیٰ کے قریب لانے کی کوشش کریں۔ آج دنیا خدا تعالیٰ کے وجود کو ماننے سے انکاری ہے اور ہر سال کافی بڑی تعداد میں لوگ خدا کے وجود سے انکاری ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

پس یہ لوگ جو انکاری ہو رہے ہیں تو ایسی صورت میں خدا تعالیٰ کی محبت ہم اپنے دلوں میں پیدا کر کے دنیا کو بھی خدا تعالیٰ کے وجود کی حقیقت سے آگاہ کریں۔ تبھی ہم اس جلسے کے مقصد کو بھی پورا کرنیوالے ہوں گے اور تبھی ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے حق کو بھی ادا کرنے والے ہوں گے۔ ہمیں اپنی اولادوں اور اپنی نسلوں کے دلوں میں بھی خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے رسول کی محبت پیدا کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرنی ہو گی۔ یاد رکھیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ اس کے لئے اس کے فضلوں کو جذب کرنے کے لئے بھی بہت دعاؤں کی ضرورت ہے اور اس طرف بہت توجہ دینی ہو گی اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 27th - September - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB